
شماره
۳۵۳

ناگفتہ بہ

یعنی

قیصر جرمنی کا مسلمان ہونا

حصہ پنجم شیخ سنوسی

انگریزی اخبار انگلشمین کے اُس بیان کی تردید ہی کہ قیصر جرمنی مسلمان ہو گئے اور شیخ الاکبر حضرت محی الدین ابن عربیؒ کی ایک نایاب کتاب "لا بد قبل القیامۃ" کا اقتباس خلاصہ ہی جس سے موجودہ حالات اور آیندہ زمانہ کے انقلابات کا پورا پتہ چل جاتا ہے مع تین "مخفی اشارات" کے

سیدی مولائی حضرت خواجہ حسن نظامی صاحب شاہزادۂ حضرت خواجہ نظام الدین اولیا محبوب الٰہی رحمۃ اللہ علیہ کے قلم جادو رقم نے لکھا اور

پیرزادہ سید محمد صادق صاحب نے

باہتمام شیخ عبد العزیز صاحب پرنٹر

ترقی بازار اسٹیم پریس امرتسر میں چھپوا کر
دفتر حلقۂ نظام المشائخ سے شائع کیا

قیمت چار آنے

اپنے وفادار کُتّے کے نام

اِس صدی کے بے وفا آدمیوں سے یہ ابلق کتّا اچھا۔ جسکو میں نے نہ پالا نہ کبھی اپنے گھر میں جگہ دی۔ مگر صرف ایک دفعہ ٹکڑا دینے کے سبب وہ مجھ سے محبّت کرنے لگا۔ رستہ میں مِلتا ہے تو دم ہلاتا ہے قدموں میں لوٹتا ہے۔ روزانہ صبح کے وقت مجکو دیکھنے آتا ہے۔ میں موجود نہ ہوں تو حجُرے کی چلمن ہٹا کر جھانک جاتا ہے۔ رات کو سڑک پر جا کر انتظار کرتا ہے۔ آتا ہوں تو دیکھکر باغ باغ ہو جاتا ہے۔ گھر تک پہنچانے کے لیئے ساتھ رہتا ہے۔

خبر نہیں یہ کوٗن ہے۔ مگر ظاہر میں تیموریہ شہزادوں کا پالا ہُوا ایک معمولی کتّا ہے۔ نظام المشائخ کی فہرست خطابات میں مَیں نے اس کا خطاب ثانی شائع کرایا ہے۔ اور اب اِس کتاب کو اُسکے نام منسوب کرتا ہوں تا انسانوں کو غیرت آئے اور وہ اِس وفا شعار جانور کی حالت سے عبرت حاصل کریں۔

نہ میں رہونگا نہ میرا چاہنے والا سگ فانی۔ لیکن یہ حروف حیوان بے زبان کی یادگاری میں ایک مدت تک قائم رہینگے۔ کاش میں خود اپنے روٹی دینے والے خدا کا ایسا ہی اُلفتی بن جاؤں اور اُسکی لوح محبت کے نوشتوں میں جگہ پاؤں۔

حسن نظامی۔ حجرۂ رین بسیرا۔ دہلی ۲۔ محرم ۱۳۳۳ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

١٦ نومبر ١٩١٤ء کے ایک ہندو لاہوری اُردو روزانہ اخبار مین ایک نوٹ شائع ہوا ہے جسکا عنوان ہے - قیصر جرمنی مسلمان ہو گیا -

یہ خبر کلکتہ کے مشہور و مستند اخبار انگلشمین کے حوالہ سے لکھی گئی ہے - اور انگلشمین کے الفاظ کو اسطرح نقل کیا ہے -

ہندوستان مین بہت سے مسلمانون کا یہ خیال ہے کہ قیصر جرمنی نے اسلام قبول کر لیا ہے - اسمین شک نہین اور یہ امر واقعہ ہے کہ ہندوستان کے اہل اسلام کے دلون مین پیشتر ازین ایک اعلان کے ذریعہ یہ ذہن نشین کرایا گیا تہا کہ قیصر جرمنی نے اسلام قبول کر لیا ہے - اور اس اعلان کی ہر جگہ اشاعت کی گئی تھی جبکہ قیصر جرمنی نے ایک مذہبی تقریر مین اپنے خیالات کا اظہار کیا تھا

اس خبر کی متعلق لاہوری کا دوسرا ہندو اخبار دیش اپنی رائے لکھتا ہے
اس رائے کے صحیح ماننے مین تامل ہونا چاہئے کہ قیصر
جرمنی مسلمان ہوگیا - ہمین کسی ایسے مسلمان سے سابقہ
نہین پڑا جسکا یہ خیال ہو کہ قیصر جرمنی مسلمان ہوگیا ہے
اخبار دیش کی یہ رائے بالکل درست ہے - اور اس نے سچی
اخبار نویسی کا حق ادا کیا جو یہ لکھا - اخبار انگلشمین کی روش پر
ہر معقول آدمی کو تعجب ہوگا کہ اس جیسے زمہ وار انگریزی اخبار
نے جو خالص انگریز افسرون کی زبان حال مانا جاتا ہے ایسی
بے سروپا بات کیون لکھی جسکی کچھ اصلیت نہین ہے اور
جسکے نتائج موجودہ زمانہ مین جبکہ پھونک پھونک کر قدم اٹھانا
چاہئے بہت مضر نکلینگے - چونکہ انگلشمین کی یہ تحریر ایک
حیثیت سے مسلمانون پر خصوصًا میری گذشتہ تین سالہ روش پر
حملہ کرنے والی ہے اسواسطے مین یہ رسالہ لکھتا ہون تاکہ
حکام اور عوام کو اصل حالات سے اگاہی ہو جاے -
انگلشمین کے اس بیان کی کہ مسلمانون مین اعلان کے ذریعہ
یہ خیال پھیلایا گیا ہے کہ قیصر مسلمان ہو گیا " نیت یہ معلوم
ہوتی ہے کہ انگریزی حکام مسلمانونکے جذبات سے بدظن
ہون یا کم از کم انکو زود اعتقاد احمق تصور کیا جاے -
مین نہین کہ سکتا کہ انگلشمین کے اس بے سروپا بیان اور
مادہ حُمق مین کتنا فاصلہ ہے - اور اُس نے یہ عجیب خبر چھاپکر
کسقدر اخبار زیادہ فروخت کئے ہونگے -

ہندوستان مین آجتک ایک حرف بہی کسی مسلمان نے قیصر کے مسلمان ہونیکی نسبت شائع نہین کیا۔ قیصر کی وہ مشہور تقریر جسکے حوالہ سے یہ خبر تصنیف کی گئی ہے اسلامی تقریر نہ تہی۔ بلکہ اسمین ایک ایسا دعوی کیا گیا تہا جو یورپ کے مذہبی پیشواؤن کی زبانی بارہا سنا گیا ہے۔

قیصر کا یہ کہنا کہ وہ خدا تعالے کی جانب سے اس جنگ کے لئے ماموربہے۔ اور اسکا ارادہ خدا کے ارادہ سے تقویت پاتا ہے یا وہ خود خدا کا ارادہ ہے۔ ایسا نہین ہے کہ اس سے اسکو مسلمان سمجھ لیا جائے۔

اس تقریر کی نسبت مینے اس کتاب کے چوتھے حصے مین ایک مین بحث کی ہے اور بتا دیا ہے کہ اسلامی عقیدہ یہ ہے کہ اگر کوئی بندہ نیکیان کرتا ہے اور اپنے اعمال کو خدا کی اطاعت وفرمان برداری مین مصروف رکہتا ہے تو پہر وہ خدا کی آنکہہ سے دیکہتا ہے۔ خدا کے ہاتھ سے کام کرتا ہے خدا کی زبان سے بولتا ہے۔ مگر قیصر نے اپنی نیکی کا اور اچھے بندہ ہونے کا کوئی ظاہری ثبوت نہین دیا۔ وہ بے گناہ بندگان خدا کی ہلاکت وتباہی کا باعث بنا اس نے خدا کی زمین پر فساد پہیلایا۔ اسنے عہد توڑے۔ جو خدا کی درگاہ مین سب سے بڑا گناہ ہے۔

ہندوستان کے مسلمان اتنے جاہل اور بیوقوف نہین ہین جتنا کہ انکو انگلستین نے تصور کیا ہے۔ وہ کبہی یقین نہین کرسکتے کہ قیصر جیسا متفنی شخص مسلمان ہو جائے گا۔

اور بالفرض قیصر مسلمان ہو بہی جائے تو ہندوستانی مسلمانون
کو اس سے کچھ سروکار نہ ہوگا۔ اور وہ اسکی ضرورت نہین
سمجھینگے کہ اس خبر کو اعلانون کے ذریعہ عوام مین پھیلائین
آسانی سے معلوم ہوسکتا ہے کہ انگلشمین اس جھوٹی خبر سے
انگریزی حکام کو مسلمانونسے بدگمان کرنا چاہتا ہے تاکہ وہ اعتماد
جو مسلمانون پر انگریزون کو ہے اٹھ جائے۔ اور حکام سمجھنے
لگین کہ یہ اعلان اس غرض سے کیا گیا ہے کہ مسلمان
قیصر کے طرفدار ہو جائین۔
کاش انگلشمین اپنے سلگتے ہوئے سگار کو منہ سے الگ
رکھکر سوچتا کہ مسلمانون اور انکے زمہ دار لیڈرون نے
اسوقت اپنی گورنمنٹ کا ساتھ نہ چھوڑا جبکہ خاص اس حکومت
سے جنگ چھڑی جو مرکز اسلام ہے اور جسکو سب مسلمان
مقام خلافت سمجھتے ہین۔
کسکے خیال مین یہ بات آسکتی تہی کہ انگریزون اور ترکونکی کھلم
کھلا جنگ ہوگی اور مسلمانان ہند باوجود تعلق مذہبی اور رشتہ دلی
کے ترکون سے علیحدگی کا اعلان کرین گے اور دل وجان سے
انگریزون کے ساتھ ہو جائینگے۔ مگر یہ خلاف توقع بات سارے
ملک نے دیکھی اور سنی کہ ہر حصہ ملک سے ہر طبقہ اور فرقہ
کے مسلمانون نے ترکونکی موجودہ جنگ کو ناپسندیدگی سے
دیکھنے اور انگریزون سے وفادار ہونے کا اظہار کیا۔
یہ معمولی بات نہین ہے۔ اگر انگلشمین اور اسکے ہم خیالون نے

کسی نہ خانہ مین پرورش نہین پائی - اگر ان لوگون کومسلمانون کے زبردست جذبات مذہبی کا علم ہے - اگر وہ جانتے ہین کہ مسلمان اپنے مذہب کے مقابلہ مین جان مال ملک اور کسی غیر چیز کی پروا نہین کرتے اور ولولہ دلی کوظاہر کرنے کے لئے بے باکانہ کھڑے ہو جاتے ہین تو انکو مسلمانونکی موجودہ وفادارانہ روش اور انگریزی سلطنت کی ہمدردی اور ترکون سے بے تعلقی کی عظیم الشان اہمیت کا اندازہ ہو جائے گا -

اگر یہ ترکون اور انگریزون کی جنگ کسی مذہبی معاملہ پر ہوتی تو باوجود اسکے کہ ہندوستانی مسلمان بے دست و پا ہین اور باوجود اسکے کہ انپر انگریزون کے بہت سے احسان ہین وہ کبھی گوارا نہ کرتے کہ ترکون سے بے تعلق ہو جائین اور اپنے ان فرائض مذہبی کو ادا نہ کرین جنکا عہد انسے خدا رسول نے لیا ہے اور جسکی بنا پر انکی جانین خدا کی ملک ہین -

مگر اب جبکہ انہون نے اچھی طرح دیکھ لیا اور سمجھ لیا کہ یہ لڑائی محض ملکی لڑائی ہے - اور مذہبی معاملات کو اس سے کچھ واسطہ نہین ہے یہانتک کہ ترکون کے حریفون نے صاف صاف اعلان کردیا ہے کہ وہ ان مقامات کے احترام کو محفوظ رکھینگے جو ... اسلام ہین - یعنے حرمین الشریفین اور زیارات عراق تو پھر انہونے بالکل صاف دلی سے اپنے آپکو ترکون کی اس جنگ سے علیحدہ کر لیا اور انگریزون کو یقین دلایا کہ وہ انکے

خیر خواہ رہینگے - اور انگریزی گورنمنٹ کے زمہ وار افسر
وائسرائے نے بہی تحریری سند دیدی کہ سرکار کو مسلمانان
ہند کی وفاداری پر بہروسہ اور اعتماد ہے -
جب ترکون کے ساتھ معاملات ملکی مین مسلمانون کا
یہ طرز عمل ہے تو اگر قیصر جرمنی بالفرض مسلمان ہو بہی جائے
تو کیا ہوتا ہے - کیا اس سے یہ نتیجہ نکل سکتا ہے کہ مسلمان انگریزی
سرکار کے باغی ہو جائینگے اور قیصر کو ہندوستان کا تاج و
تخت سونپ دینگے - ہرگز نہین - ہرگز نہین - اس قسم کے
مضحکہ خیز خیالات انہی شیخ چلی حروف کے ہو سکتے ہین جو
انگلشمین کے چھاپہ خانہ مین چھپتے ہین ہندوستانی مسلمانون
کو خدا نے شیخ چلی کی کوٹھی سے دور پیدا کیا ہے - وہ عنقا کے
انڈے ناشتے مین نہین کہاتے وہ دہسکی کا جام چڑہا کر آسمان
زمین کے قلابے نہین ملاتے - انکے سرون پر کسی بہوت کا سایہ
نہین ہے - نہ انکو ایکسو چہہ ڈگری کا بخار ہے جو اس قسم کے
ہزیان بکین -

کہلی عدالت مین اظہار

اب پبلک اور مخلوقات آلہی کی کہلی عدالت مین اپنا بیان پیش کرتا
ہون تاکہ معلوم ہو کہ انگلشمین نے یہ کیونکر لکہا کہ مسلمانون نے
قیصر کے مسلمان ہونے کا اعلان شائع کیا ہے - اور وہ جانے
کہ ان اخبارون کی معلومات کیسی شاندار حیثیت رکہتی ہے
اور یہ کسطرح سیاہ کو سفید اور سفید کو سیاہ لکہدیتے ہین -

سنہ ۱۹۱۱ کے اسی ماہ نومبر کا ذکر ہے جبکہ دہلی مین دربار کی تیاریان
ہو رہی تہین اور مین سفر مصر و شام و حجاز سے نیا نیا واپس
آیا تہا - اور طرابلس و اٹلی کی جنگ شروع ہو گئی تھی - مینے ایک کتاب
لکھی جسکا نام شیخ سنوسی تہا - جسمین مشایخ عرب و مشایخ سنوسیہ
کی زبانی آخری زمانہ کی متعلق پیشین گویان تہین - ان پیشین
گویون مین یورپ کی ایک عظیم الشان عیسائی سلطنت
کے اسلام قبول کرنے کی بہی پیشین گوئی تہی - اور پیشین
گوئی کرنے والے بزرگون کے طرز گفتگو سے مترشح
ہوتا تہا کہ وہ عیسائی سلطنت انگریزون کی ہو گی - چنانچہ
ذیل مین چند سطرین اس کتاب سے یہان نقل کی جاتی ہین
یہ الفاظ بخارا کے ایک برگزیدہ بزرگ کے ہین جن سے
بیت المقدس مین خاص حرم کے اندر ملاقات ہوئی تھی
اور انہونے بسلسلہ کلام یہ فرمایا تھا جو رسالہ شیخ سنوسی
کے صفحہ ۸ سے نقل کیا جاتا ہے -

چودہوین صدی کے دوسرے ثلث مین حضرت امام مہدی
کا ظہور ہوگا - اُنکے ظہور سے عیسائیون کی وہ حکومت جو
سب سے زیادہ مسلمانون پر حاکم ہوگی اسلام اختیار کریگی
اور سب سے پہلا شخص جو حضرت امام کے دست مقدس
کو مکہ کے پہاڑ کے نیچے بوسہ دے گا - وہ اُس نو مسلم
بادشاہ کا ایلچی ہوگا - مجکو اس خبر سے عجیب حیرت ہوئی - اور
سوال کیا کہ میرے خیال کے موافق انگریزون کی حکومت مین

مسلمان ساری دنیا سے زیادہ آباد ہین توکیا

انگریزی تاج اسلام قبول کرلیگا

یہ بات عقل مین نہین آتی - آثار وقرائن بھی کچھ چیز ہین - اگر شاہ انگلستان مسلمان ہو جائے تو ازروئے قوانین پارلیمنٹ وہ مستحق تخت نہین رہتا - اسکے علاوہ انگلستان مین بادشاہ کی شخصیت ایسی باا‌ثر نہین ہے کہ اُسکے مسلمان ہونے سے قوم کی قوم مسلمان ہو جائے - یہ سنکر بخاری بزرگ نے تبسم کیا اور فرمایا کہ کچھ تعجب نہ کرو یہ باتین عقل مین آنیکے قابل نہین ہین - ہلاکو خان نے جب بغداد فتح کرلیا اور مسلمانون کے مایہ ناز افراد کو ذبح کرڈالا تو کون کہہ سکتا اور کسکی عقل مین یہ بات گزرسکتی تھی کہ یہ سلطنت اسلام کی مفتوح ہونیوالی ہے - اور شاہ انگلستان کا زمانہ اسلام تو بہت قریب آگیا ہے یہ اسلامی فطرت ابتدا سے مقرر ہے کہ فاتح اقوام اس مذہب کی مفتوح ہو جاتی ہین -

اس ارشاد سے معلوم ہو جائے گا کہ بخاری شاہ صاحب نے انگریزی حکومت کی ہی نسبت یہ پیشین گوئی کی تھی اگر کوئی دوسری سلطنت مراد ہوتی تو میری تشریح پر وہ ضرور فرماتے کہ تم خواہ مخواہ انگریزون کا ذکر درمیان مین نہ لاؤ اس عیسائی حکومت سے انگریز مراد نہین ہین

یا کم سے کم یہ فرماتے کہ تم کو مخصوص طور پر کسی حکومت کو نامزد

نہ کرنا چاہیئے کیونکہ پیشین گوئی صرف ایک حکومت مسیحی کی متعلق ہے اور کسیکو حق نہین ہے کہ ایک خاص بادشاہ کو زیر بحث لے آئے۔

مگر بخاری شاہ صاحب سے نے ایسا نہین کیا بلکہ میری تشریح طلب سوال کے جواب دیتے رہے۔

بخاری بزرگ کے بعد اس کتاب مین حضرت شیخ سنوسی کے ایک خلیفہ کا بیان ہے جن سے بیروت مین ملاقات ہوئی تھی۔ اور جنہون نے ایک خاص طرز جذب مین یہ الفاظ فرمائے تھے جو رسالہ شیخ سنوسی کے صفحہ ۲۲ مین درج ہین۔ اور جن کو یہان نقل کیا جاتا ہے۔

حضرت امام کے ظہور کی سب سے بڑی نشانی یہ ہے کہ دنیا کا سب سے بڑا عیسائی بادشاہ اسلام کا حلقہ بگوش ہوجائے اور ایشیا کی ایک ایک اور سلطنت بھی اسلام کے دائرہ مین شریک ہو۔ مین دیکھتا ہون کہ نو مسلم عیسائی سلطنت کی فوجین مہدوی نشان کے نیچے جرمن سے لڑ رہی ہین۔ مجکو یہ بھی دکھایا جاتا ہے کہ روس کے دار الحکومت مین زار روس مسلمان سپہ سالار کے سامنے کھڑا ہے۔ میرے کان چینی محلون کے اوپر توحید کی اذان سن رہے ہین۔ دیکھو دنیا مین توحید کی سہانی روشنی چمک رہی ہے اور دیکھو مہدی کی روحانی برکت نے آدمیون کے دلونکو حرص و طمع اور خود غرضی سے پاک کر دیا۔ سائنس نے اتنی ترقی کی کہ آدمی دریاؤنکو اخبار کے کاغذ کی طرح سمیٹ اور لپیٹ سکتا ہے

پہاڑون کو بہت آسانی کے ساتھ گھر کے کوڑے کی طرح جھاڑو سے صاف کر رہا ہے۔ روٹی کے بغیر اسکا پیٹ بھر جاتا ہے ہزارون کوس آن کی آن مین پلک جھپکاتے پہنچ جاتا ہے۔ برب کعبہ مجھے یقین ہے کہ یہ جو کچھ مینے کہا سب پورا ہوکر رہے گا۔ ہمارے قرآن مین اک اک فقرہ کے اندر سائنس کے بیشمار کمالات مخفی ہین اگر اہل یورپ کی طرح ہم لوگ ان الفاظ پر غور کرتے تو سائنس کی نوایجاد طاقتون کے مالک ہوجاتے۔ مگر ہمنے ایسا نہین کیا۔ اور قدرت کے یہ لازوال خزانے غیرون کے ہاتھ مین چلے گئے۔ میرے شیخ نے یہ بالکل سچ فرمایا ہے کہ یورپ اور امریکہ کی موجودہ ترقیان صبح کاذب کی مثل ہین۔ جہالت کی رات ختم ہونیکے بعد پہلے صبح کاذب کی روشنی نمودار ہوتی ہے۔ اسکی بعد صبح صادق چمکتی ہے اور اپنے نورانی سلسلہ کو طلوع آفتاب تک منقطع نہین ہونے دیتی سو واقع مین مغربی فلاسفرون اور موجدون کے کمالات سے گو دنیا مین یہ یقین پیدا ہوگیا ہے کہ جہالت و نادانی کی رات ختم ہوئی۔ مگر کامل یقین صبح صادق کے ظہور سے پہلے نہین ہوسکتا۔ صبح صادق حضرت امام آخرالزمان کی ذات پاک ہے جس مین قدرت الٰہی نے سائنس کی تمام طاقتوان کو یزدانی قوت سے مغلوب کرنے کا ملکہ عنایت فرمایا ہے پہاڑون کا صاف کردینا۔ دریاؤن کا سمیٹ لینا اور اسی قسم کی باتین جنکو مین نے ابھی بیان کیا اختراعات کی دنیا مین ابھی تک نمودار نہین ہوئین۔ لیکن حضرت مہدی کے خروج

کرتے ہی یہ سب پردۂ اخفا سے میدان ایجاد مین آجائینگی۔
اس بیان سے تو صاف صاف معلوم ہو گیا کہ وہ مسلمان ہونے والی عیسائی سلطنت جرمن اور روس نہین ہے کیونکہ ان دونون کا نام موجود ہے کہ انسے مخالفانہ جنگ ہوگی پھر انہی سنوسی بزرگ کی صفحہ ۲۴ پر یہ تشریح موجود ہے۔
تم لوگ مجموعی طور پر کوشش کرو اور تم مین کا ہر فرد اس کوشش مین شریک ہو کہ انگریزون کے سامنے اسلام کی تبلیغ ہوجائے کیا تعجب ہے کہ وہ عیسائی طاقت جس کا مسلمان ہونا مقدر ہے انگریزون کی ہی ہو۔ مینے عرض کیا انگریزون کو ہمپر حکومت کرتے ہوے سو برس ہوگئے۔ اُنھون نے مذہب اسلام کو اچھی طرح سمجھ لیا۔ بیسیون انگریزون نے اسلام کے متعلق کتابین لکھین قرآن شریف کے ترجمے کئے۔ اب اُنکو ہماری تبلیغ کی کیا ضرورت ہے۔ شیخ نے فرمایا نہین بڑی ضرورت ہے۔ جن انگریزون نے یہ کتابین لکھی ہین اُنھون نے اسلام کی اصلی صورت نہین دکھائی تم کو چاہئے کہ پہلے خود اسلام کا حقیقی نمونہ بنجاؤ اُسکے بعد فرداً فرداً اپنے حکام کو اسلام کی طرف رغبت دلاؤ۔ اسلام کے متعلق اُن کو جسقدر غلط فہمیان ہون دور کرنیکی کوشش کرو۔ اور اسلام کی روحانی تسلی اور تسکین کی کیفیت سے اُنکو آگاہ کرو نیز اُنکے کانون مین ڈالو۔ کہ انگریزی تاج وتخت کے استحکام و ترقی کے لئے مذہب اسلام مادی طور پر بھی بہت مفید وکارآمد ثابت ہوگا۔ اور اسلام قبول کرنیکے بعد انگریزی قوم کے قدم دنیا کے ہر گوشہ مین جم جائینگے۔

ابتو کسی شک وشبہ کی گنجایش ہی نہین رہی اور صاف معلوم ہوگیا کہ وہ مسلمان ہونے والی عیسائی سلطنت انگریزون کی ہے نہ کہ جرمن کی۔

مجکو ان بزرگون کے ارشاد پر اسقدر یقین اور بھروسہ تھا کہ مینے اسکو کتاب کی شکل مین شایع کردیا۔ اور باوجود چند ڈرپوک لوگونکے منع کرنے کے خود باشاہ سلامت کو جبکہ وہ دہلی دربار مین تشریف لائے تھے یہ کتاب بھجی اور ایک انگریزی خط مین اطلاع دی کہ اس کتاب کے اندر آپکے مسلمان ہو جانے کی پیشین گوئی ہے۔ جسکے جواب مین جہان پناہ کے سکرٹری نے شکریہ کا خط لکھا۔ گو خط کے مضمون اور کتاب کی نسبت کوئی صاف جواب نہ تھا لیکن صاف صاف خط کے جواب مین انکا شکریہ آمیز خط بھجنا ہی اسپر دلالت کرتا ہے کہ وہ اسلام کے شیدا ہین ورنہ نازک مزاج شاہان تاب سخن ندارد۔ اتنی بڑی بات ان کو لکھی جاتی اور وہ دہلی کے صاحب ضلع کی معرفت اس کا مواخذہ نہ کرتے۔

یہ کتاب لاکھون کی تعداد مین شائع ہوئی۔ ہر ہندوستانی زبان مین اسکے ترجمے چھپے اور کوئی گھر نہ بچا جسمیں اسکا مضمون نہ پہنچا ہو۔

یہ ہے وہ اعلان جسکی نسبت انگلشمین نے اشارہ کیا ہے اس غریب کو انگلستان کی بجائے جرمن یاد رہا۔ اسکو تین

برس کی پرانی بات آجکل کے خواب مین دکھائی دی۔
شائد اسکو معلوم نہوگا کہ یہ کتاب اور اسکے دونون حصے

انڈیا آفس لندن

تک مین منگائے گئے۔ اور ان خیالات کی تبلیغ ان مقامات
مین قدرت خدا سے خود بخود ہو گئی جنکے لئے یہ لکھی گئی تھی
انڈیا آفس سے خاص وزیر ہند نے گورنمنٹ ہند کو لکھا
اور گورنمنٹ ہند نے ڈپٹی کمشنر صاحب دہلی کی معرفت
قیمتاً یہ کتابین ہم سے لیکر بھجین۔

ان پیشین گویون کا اثر

اب یہ دیکھنا ہے کہ ان پیشین گویون کا ہندوستان کے
باشندون پر کیا اثر ہوا۔ اور انہون نے اس عجیب خبر کو سنکر
کیا نتیجہ نکالا۔ اسکی صدہا مثالین ہین۔ جنمین سے چند عجیب
باتون کو یہان بیان کیا جاتا ہے۔

(۱) مولوی فضل حسن صاحب حسرت موہانی ایڈیٹر اردوے معلے
نے خود مجھسے بیان کیا کہ اس کتاب شیخ سنوسی کے شائع ہونے
کے بعد ایکدن میرے پریس مین سی نے مجھسے کہا کہ اب آپکو
انگریزی سرکار کے خلاف نکتہ چینی نہ کرنی چاہئے اور مین ایسے
مضامین کو چھاپنا پسند نہین کرتا جسمین انگریزون کے خلاف
کچھ ہو۔ کیونکہ وہ تو اب مسلمان ہونے والے ہین۔

(۲) ڈھاکہ سے مولوی نعیم الدین صاحب نے لکھا کہ ایکدن
مین دیہات مین وعظ کہنے گیا تھا وہان مینے سنا کہ چند مسلمانون

نے جمع ہو کر پہلے کچھ مشورہ کیا اسکے بعد قصبہ کے ہندو اسکول ماسٹر کے پاس گئے جو بہت آزاد خیال تھا اور ایسی تقریرین کیا کرتا تھا جن سے انگریزون کی مخالفت ٹپکتی تھی۔ ماسٹر کے پاس جاکر ان لوگون نے کہا کہ اگر آئندہ تم انگریزی حکومت کی متعلق کچھ کہوگے تو اچھا نہوگا۔ ماسٹر نے ان لوگون سے کہا کہ یہ نیا مطالبہ کیون ہوتا ہے۔ کیا نواب ڈھاکہ نے تم کو کچھ سکہایا ہے۔ انہونے کہا نہین بلکہ ہم نے اپنے بزرگون کی ایک کتاب شیخ سنوسی دیکھی ہے جسمین لکھا ہے کہ شہنشاہ انگلستان مسلمان ہونے والہ ہے پس ہم ایک مسلمان ہونے والے بادشاہ کی بادشاہی کے خلاف کسی سے کچھ سننا نہین چاہتے۔

ماسٹر نے کہا دیوانے ہوئے ہو کہین انگریز بہی مسلمان ہوسکتے ہین۔ یہ کتاب انگریزون کے کسی خوشامدی نے لکھی ہوگی یا خود انگریزون نے اسکو لکھواکر شائع کیا ہوگا۔

اسپر یہ سب لوگ بگڑ گئے اور قریب تہا کہ فساد ہو جائے مگر چودہری صاحب کے آجانے سے بات رفع دفع ہوگئی اور انہون نے مسلمانون کو سمجھاکر منتشر کردیا۔

(۳) شملہ سے ایک کرنیل صاحب کے خانساماں نے مجکو اطلاع دی کہ آج مینے ایکی کتاب صاحب کے بہرہ کو دی تہی اُس نے اسکو پڑہ کر میم صاحبہ سے کہا کہ آپکو ہمیشہ میرے کامون کی شکایت رہتی ہے اب مین بہت دل اور محنت سے آپکا کام کیا کرونگا میم صاحبہ نے ہنسکر پوچہا کیون آج کیا مہربانی ہوئی۔ بہرہ نے

کہا ابتو مین آپ کو مسلمان سمجہتا ہون ۔جب آپکے بادشاہ مسلمان ہونگے تو آپ بہی ضرور ایمان لائینگی تو بس اب مجہہ پر خدا رسول کے حکم کی موافق آپکی خدمت دلی محنت سے فرض ہوگئی میم صاحبہ بہرہ کے اس عجیب بیان کو سنکر صاحب کے پاس گئین اور اُنسے یہ واقعہ بیان کیا۔ صاحب کمرہ سے باہر آگئے اور بہرہ کو بلاکر کتاب کا حال دریافت کیا اور اسی وقت کتاب منگا کر دیکہی اور اپنے پاس رکہہ لی۔

خانسامان نے یہ خط ڈرتے ڈرتے لکہا تہا۔ اسکو اندیشہ تہا کہ اب صاحب بہرہ کے یا مصنف کتاب کے خلاف کچہہ کارروائی کرینگے۔ اسلئے مجکو اطلاع دی تہی۔ مینے خانسامان کو تسلی نامہ بہجا اور لکہدیا وہ پریشان نہو کرنیل صاحب اس کتاب کو پڑہ کر یا سنکر ناراض نہین ہونگے۔

(۴) ایک ہندو ہیڈ کلرک پر کسی مسل کے گم کرنے مقدمہ تہا تفتیش پر ایک مسلمان پولس افسر کا تقرر ہوا۔ ہندہیڈ کلرک نے خود مجہسے بیان کیا کہ یہ افسر بہت رشوت خوار تہا اسلئے مینے پانسو روپے اسکو دینے چاہیے کہ فلان فلان اشخاص پر سختی نہ کرے جنکا تعلق مقدمہ سے تہا اور راز کہل جانے کا ڈر تہا۔ مگر پولس افسر نے ایک عجیب بات مجہسے کہی اور رشوت لینے سے انکار کیا۔ اس نے کہا یہ معاملہ سرکاری ہے اور سرکار بہی وہ جو عنقریب مسلمان ہوجائیگی اسکے خلاف مین بے ایمانی نہین کرون گا۔ اسکے علاوہ اب مینے رشوت سے توبہ کرلی ہے

کیونکہ مینے پڑھا ہے کہ قیامت قریب آگئی امام مہدی آنے والے ہین۔ اب سب مسلمانون کو گناہون سے توبہ کرنی چاہیئے اسدن سے مین نے توبہ کرلی اور اب مین کسی سے بھی رشوت نہین لیتا۔

مینے ہیڈ کلرک سے کہا تم کو معلوم بھی ہوا وہ کیا کتاب تھی۔ اس نے کہا مجکو اسکا علم نہین۔ مینے اسکو تحقیق نہین کیا تھا اسوقت مینے شیخ سنوسی کا رسالہ اسکو دکھایا۔ ہیڈ کلرک نے کہا افوہ مجھے خبر نہ تہی کہ میری نوکری برباد کرنے کے آپ باعث ہین۔ اور مین اپنے دوست کی تلوار کا شہید ہون۔ مینے کہا کہ تم کو یہ خیال نہ کرنا چاہیئے۔ یہ تو خوشی کا مقام ہے کہ ایک گنہگار گناہ سے تائب ہوا۔ تم اس معاملہ مین قصوروار تھے۔ اسکا عوض مل گیا۔ اب جو پریشانی ہے خدا اسکو دور کرکے کوئی دوسری شکل روزگار کی پیدا کر دیگا۔

(۵) کلکتہ سے مسیز ایس ایم علی شاہ نے لکھا کہ میرے شوہر کو آخرت اور قیامت کا بالکل یقین نہ تھا اور مجھسے ہمیشہ ان مسائل پر حجت کیا کرتے تہے۔ ایکدن مینے آپکی کتاب شیخ سنوسی سنائی۔ سنکر بولے اسمین اگرچہ باتین وہی غیر مدلل اور خلاف عقل ہین مگر میرا دل خودبخود ادہر کہنچتا ہے۔ شائد اسمین غیبی تاثیر ہے۔ اگر یہ تاثیر سچی ہے تو دیکھو آج سے مین نماز شروع کرتا ہون۔ نماز کی پابندی رہی تو جانونگا کہ آخرت سچی ہے اور قیامت قریب آگئی۔

سو خدا کا شکر ہے کہ وہ ابتک کہ تین ماہ کا عرصہ ہوگیا
برابر نماز پڑھے جاتے ہین۔

(۶) خاص دہلی کے ایک شریف گھرانہ کا واقعہ ہے کہ
وہاں کی عورتین آزادی کی بہت دلدادہ تھین اور دینی
باتون کی انکو رغبت کم ہوگئی تھی - انمین سے ایک مشہور
خاتون نے جنکے مضامین رسالون مین چھپتے ہین مجکو لکھا
کہ آپکی کتاب شیخ سنوسی پڑھ کر ہم سب ڈر گئے اور
قرب قیامت کا خیال ایسا سر پر سوار ہوا کہ سب نے
نماز شروع کردی اور صبح شام قران شریف کی تلاوت ہونے لگی
قصہ مختصر اس قسم کی متعدد تحریرین میرے پاس آئین
جن سے معلوم ہوا کہ اس کتاب کا بہت مفید اثر ہوا۔یعنے
ایک طرف تو مسلمانون مین انگریزی حکومت سے غیر معمولی محبت
پیدا ہوگئی اور دوسری جانب انکو ظہور امام مہدی کی نزدیکی
اور قیامت کے قریب ہونے کا ایسا خیال ہوا کہ وہ بری
باتون سے بچنے لگے اور نیکی کی جانب مائل ہوگئے۔

اس کتاب کے لکھنے کا مقصد بھی یہی تہا کہ لوگ اخلاقی پستی سے
نکلین اور خدا کی نافرمانیون کو چھوڑین - سو خدا کا لاکھہ لاکھہ
شکر ہے کہ اسمین کامیابی ہوئی۔

انگریزی حکومت کے اسلام قبول کرنے کی پیشین گوئی کسی
ملکی مصلحت پر مبنی نہ تھی۔ نہ اسمین سرکار کا کچھ اشارہ تھا
جیساکہ مین اس کتاب کے تیسرے حصہ مین مفصل لکھہ چکا ہون

بلکہ جو کچھہ مینے سنا تھا اور جسپر مجکو قطعی یقین تھا وہی مینے
ظاہر کیا - اسی یقین کا اثر تھا جو مینے بادشاہ سلامت کو
یہ کتاب بہجی - اسی یقین کے بہروسہ پر اسکے بعد بھی مینے
اس سلسلہ کو جاری رکھا اور اس کتاب کے باقی کئی حصے
لکھے - اور ہر موقع پر اپنے اس خیال کو ظاہر کرتا رہا -

لیڈی ہارڈنگ کو قرآنی تعویذ

چنانچہ اسی یقین کی بنا پر جب حضور وائسرائے دہلی مین بمب
کے حادثہ سے زخمی ہوئے تو مینے انکی لیڈی صاحبہ کو ایک
قرآنی تعویذ بہجا - اور لکھا کہ یہ قرآنی تعویذ ہمارا خاندانی
تعویذ ہے اگر آپ اسکو وائسرائے کے سرہانے رکھینگی
تو امید ہے کہ اسکی برکت سے وہ جلدی تندرست ہوجائینگے
اور مجھے یقین ہے کہ آپ اس تعویذ کو ضرور رکھینگی کیونکہ ہمارے
بزرگون کی پیشین گوئی کی موافق آپ اور آپکی حکومت
اسلام قبول کرنے والی ہے اور اس وجہ سے قدرت نے
آپکے دلون مین قرآن کی محبت الہی سے پیدا کردی ہے -
اسکے جواب مین لیڈی صاحبہ نے تحریر فرمایا کہ مین اور وائسرائے
آپکی اس سچی مہربانی سے بہت خوش ہوئے - اور مینے خاص وائسرائے
کی مرضی سے وہ تعویذ انکے سرہانے آویزان کردیا ہے -
لیڈی صاحبہ کا یہ خط اور میرے خط کا مضمون دونون بتاسکتے
ہین کہ آیا انکے دل مین اسلامی محبت تہی یا نہین -
محبت اور اثر اسلام نہوتا تو محض رسما شکریہ آجاتا - یہ نہوتا کہ

والسرائے کے سرہانے خاص انکی مرضی سے تعویذ آویزان کردیا گیا ہے۔

اور مجکو اس تحریر پر یقین ہے کہ تعویذ ضرور آویزان کیاگیا ہوگا کیونکہ لیڈی ہارڈنگ یا کوی انگریز عورت جہوٹ کبھی نہین لکھہ سکتی۔

انگریز سلطنت کا مسلمان ہونا

پس انگلشمین اخبار کو معلوم ہونا چاہیئے کہ مسلمانان ہندنے قیصر جرمن کے مسلمان ہونے کا نہین بلکہ انگریز سلطنت کے اسلام قبول کرنے کا اعلان کیا تھا۔ اور انہین سے ایک بڑے حصہ کا ابتک یہی خیال ہے کہ ایک نہ ایک دن انگریزی سلطنت ضرور اسلام قبول کرلیگی۔ اور اسکا اسلام حقیقی اور سچے دل سے ہوگا۔ قیصر جرمن کے مکارانہ طریقہ سے نہین۔

قیصر ولیم آج سے نہین مدت سے اس توڑجوڑ مین ہے کہ کسی طرح مسلمانونکی عظیم الشان فوجی طاقت کو قبضہ مین لاؤن اس کتاب کے چوتھے حصہ تین پر ایک مین ناظرین نے ایک سنوسی عالم کا روزنامچہ پڑہا ہوگا۔ اس سے معلوم ہوسکتا ہے کہ قیصر

جرمنی مین اسلامی خلافت

قائم کرنیکے مدت سے منصوبے باندہ رہا ہے۔ اور اسکی دلی آرزو ہے کہ کسی طرح یہ عجیب وغریب اسلامی قوت میرے

اقتدار مین آجائے۔
معزول سلطان عبدالحمید خان سے دوستی اور ارکین خلافت سے رسم و راہ۔ سفر شام و استنبول سب اسی منصوبے کے کرشمے تھے دمشق مین سلطان صلاح الدین ایوبی مشہور مجاہد حروب صلیبیہ کے مزار مقدس پر مینے اپنی آنکھہ سے قیصر جرمن کی ایک یادگار دیکھی ہے جو قبر کے سرہانے رکھی ہے اور اسپر نہایت ولولہ خیز الفاظ تحریر ہین۔ جن سے یہ معلوم نہین ہوتا کہ یہ کسی عیسائی بادشاہ کی دی ہوئی چیز ہے۔ بلکہ ایک پر جوش مسلمان کا نوشتہ معلوم ہوتا ہے۔
قیصر نے یہ نشانی محض اس نیت سے رکھی ہے کہ مسلمانان شام اور ان لوگون مین جو وہان آتے ہین قیصر کی محبت پیدا ہو۔ اور اسطرح آہستہ آہستہ اس درخت کا بیج جڑ پکڑے جسکے پہل کہانے کا قیصر بہوکا ہے۔ مگر جیسا کہ سنوسی سیاح نے لکہا ہے جسکو مینے کتاب تین پر ایک مین نقل کیا تھا مسلمان ان لوگونکو اگر یہ مسلمان ہوجائین قوت بازو تو بنا سکتے ہین مگر سر نہین بنا سکتے قیصر اگر یہ چاہے کہ مسلمان ہوکر خلافت اسلامیہ حاصل کر لونگا تو یہ بالکل امر محال ہے اگرچہ مینے شیخ سنوسی کے دوسرے حصہ کتاب الامر مین یہ خیال ظاہر کیا تھا کہ جبوقت شہنشاہ انگلستان مسلمان ہون تو انکے نام کے نشانات حرمین مقدسہ مین بلند کئے جائین مگر آج مین اس خیال کو قابل ترمیم سمجھتا ہون حرمین شریفین مین اسی

قوم کا نشان بلند ہونا چاہیئے جو آل رسول واولاد ہاشم سے ہو۔
اب میرے عقیدہ مین کسی مسلمان قوم کا حق نہین ہے خواہ
وہ کسی نسل سے ہو کہ مسند رسول کی قائم مقام تسلیم کی جائے
ترکی سلطنت کو مین باعتبار رشتہ مذہبی و باعتبار حقوق
حفاظت حرمین شریفین و اماکن مقدسہ قابل عظمت ومحبت مانتا
ہون مگر وارث سجادہ نبوی تسلیم کرنے سے مجکو قطعی انکار
ہے۔ یہ خیال مینے دو سال پہلے رسالہ نظام المشائخ مین
خلافت اسلامیہ کا حقدار کے عنوان سے ایک طولانی ومدلل
مضمون مین ظاہر بھی کردیا تھا۔ اور ابتک مین اسپر قائم ہون۔
انگریز اگر اسلام قبول کرلین۔ اور انکی حکومت کا مذہب اسلام
ہوجائے تو ہمارے لئے بہت بڑی خوشی کا باعث ہوگا اور
آج سے زیادہ ہم انکے ساتھ وابستہ ومتحد ہوجائینگے مگر یہ
کبھی نہوگا کہ ہم انکو خلافت رسول کا قائم مقام مانین۔
پھر بھلا عہد شکن خونریز قیصر جرمن کی کیا ہستی ہے جو وہ
خلافت راشدہ کی طرف آنکھہ اٹھا کر دیکھہ سکے اسکے ماتحت
تو انگریزون کی مثل مسلمان رعایا بھی نہین ہے۔ اس نے
انگریزون کی طرح مسلمانونکی کوئی ایسی خدمت بھی نہین کی
جو قابل ذکر ہو۔ پھر فقط بل دار مونچھون کے بل پر وہ کیا دعوی
خلافت کرسکتا ہے۔

انگلستان مین آثار اشاعت اسلام

اب مین ایک دوسرے موضوع پر گفتگو کرنی چاہتا ہون۔ اور

وہ انگریزون کی ولایت مین اسلامی اشاعت کا مسئلہ ہے۔
تین سال پہلے جب مینے کتاب شیخ سنوسی شائع کر کے انگریزی
حکومت کے مسلمان ہوجانے کا خیال ظاہر کیا تھا اسوقت
کوئی شخص یہ تسلیم کرنیکو تیار نہ تھا کہ انگلستان مین اسلام
قبول کیا جاسکتا ہے۔ بلکہ جدید تعلیم یافتہ گروہ تو میری کتاب
اور اسکے مضمون قبولیت اسلام پر پھبتیان اڑاتا تھا اور
کہتا تھا کہ توہم پرست جماعت کا یہ ایک مزیدار وہم ہے مگر
خدا کی شان ہے کہ انکی تمسخرانہ روش کو کچھ زیادہ عرصہ
نہوا تھا کہ خواجہ کمال الدین صاحب کے دل مین خدا تعالےٰ
نے یہ خیال پیدا کیا اور وہ اپنے کام کاج کو چھوڑ کر لندن
پہنچے۔ اور اشاعت اسلام مین کوشش شروع کی۔ جسکا نتیجہ
یہ ہوا کہ چند ہی روز مین ایک ممتاز لارڈ جنکا نام مسٹر ہیڈلے
تھا مسلمان ہوگئے اور انگلستان کی خلقت مین اسلام کی
جانب ایک عالمگیر توجہ پیدا ہوگئی۔ چنانچہ اب خبرین آتی ہین
کہ انگریز آہستہ آہستہ مسلمان ہوتے جاتے ہین۔ کیا یہ کچھ کم
بات ہے۔ کیا اس سے بزرگان دین کی صادق باتون کے پورا
ہونے کے آثار ثابت نہین ہوتے۔ کیا اب بھی نئے لوگونکو
شک ہے کہ مشائخ باطن کا ارشاد وہم تہا۔ اور انگریزی حکومت
مسلمان نہین ہوگی۔

میرا تو اسپر ایمان ہے کہ ایکدن یہ پیشین گوئی پوری ہوکر
رہیگی اور وہ سب لوگ بھی آمنا و صدقنا کہتے ہین جنکے سینے

ایمان بالغیب کی روشنی سے منور ہین -

گفتہ بہ اور ناگفتہ بہ

بہر حال نتیجہ یہ نکلا کہ انگلشمین اخبار کا یہ لکھنا کہ قیصر جرمن مسلمان ہو گیا ناگفتہ بہ تھا - اور میرا یہ کہنا کہ عنقریب انگریزی حکومت مسلمان ہو جائیگی گفتہ بہ ہے - قیصر کے قبول اسلام کی خبر سے عوام جس اثر مین متاثر ہونگے وہ ناگفتہ بہ ہے اور انگلنڈ کے مسلمان ہونیکی امید سے انکو جو خوشی ہوگی وہ گفتہ بہ ہے -

اب مین وہ باتین لکھتا ہون جنکو زبان سے نکالتے ہوئے لوگ ڈرتے ہین اور انکو ناگفتہ بہ سمجھتے ہین - مگر میرے خیال مین یہ نازک وقت اس امر کا متقاضی ہے کہ جو بات کسی کو حکومت کے لئے مفید نظر آئے اسکو بے باکی کے ساتھ کہدے - اگر حکومت مان لے فبہا نمانے اسکو اختیار ہے اس صاف بیانی مین حکام کی غلط فہمی سے حق گو کو کوئی مشکل بھی پیش آئے تو پروانہ کرنی چاہئے - کیونکہ اگر آج اسکی بات سمجھ مین نہین آئی تو کل تجربہ خود اسکی صداقت کو ظاہر کر دیگا اور ارباب حکومت کے دلون اور دربار الٰہی مین اسکی قدر ہوگی کہ اپنے فرض کو حقانیت کے ساتھ ادا کیا -

وُہ ناگفتہ بہ حالات اِن باتوں کو سمجھنے ہیں - کہ ہندوستان کے فاتحین - یعنے انگریزوں کا طرز حکومت مغل بادشاہوں کے آئین جہانبانی سے مختلف ہے - اور ریاستوں

کا طریق حکمرانی بھی اُن سے نہیں ملتا - حالانکہ ہر منصف دل اقرار کریگا کہ انتظام - آزادی - علم - تہذیب کے اعتبارات سے انگریزی سلطنت سابقہ حکومتون سے اور موجودہ دیسی ریاستون سے کئی درجہ بہتر ہے - مگر جاہل لوگ ان خوبیون کو خاطر مین نہین لاتے اسلیئے کہ اُنکے سامنے ایشیائی طرز حکومت کی کوئی مثال نہین ہوتی -

ہندوستان مین ابھی مغربی تعلیم عام نہین ہوئی ہے لہذا وہ انگریزی گورنمنٹ کے ان اعلی اقتصادی محاسن کے سمجھنے سے قاصر ہین جنکو انگریز اپنے خیال مین یہان ترقی دیے رہے ہین ہندوستانیون کو جن باتون سے خوش کیا جاسکتا ہے وہ بہت کم خرچ مگر بالانشین ہین -

ہندوستان کی مذہبی تقریبات اور معاشرتی مراسم مین حکام شریک ہونے لگین تو بہت جلدی رعایا کے خیالات مین زمین آسمان کا فرق ہوسکتا ہے - بنگال کے لفٹننٹ گورنر اسپر عمل کرتے ہین تو دیکھو کسقدر ہر دل عزیز ہین - ہز آنر سر جیمس مسٹن آریہ سماج مین جس محبت سے دیکھے جاتے ہین وہ معمولی چیز نہین ہے اسکی وجہ ظاہر ہے کہ ہز آنر نے انکی مذہبی تقریبات مین خاص یگانگت سے حصہ لیا -

ایسی ریاستون مین اگر وہ ہندو ہون تو مسلمان رعایا اپنے راجہ پر جان دیتی ہے - اور اگر مسلمان ہون تو ہندو رعیت دل سے فدا ہوتی ہے اسکی وجہ کچھ نہین ہے صرف یہ ہے

کہ وہان کے نواب راجہ انکے رسم ورواج اور مذہبی امور کی سرپرستی کرتے ہین۔

ترکون کی جنگ

مین ہماری گورنمنٹ کی روش یہ ہے کہ وہ مغربی اصول کی موافق اعلانون جلسون کی وفاداری پر اپنے انتظامات امن کا انحصار سمجھتی ہے مگر یہ بالکل سطحی وفاداری ہے جو چند افراد کی زبان سے ظاہر ہوتی ہے۔ ملک کا عظیم الشان گروہ ان چیزون سے بالکل بے خبر رہتا ہے۔ اس زمانہ مین جو چیز عوام کے خیالات کو گورنمنٹ کا ساتھی بناسکتی ہے وہ یہ ہے کہ حکام مسلمانون کی مذہبی تقریبات مین شریک ہونے لگین۔ اور انکی اولعزمی کے ساتھ سرپرستی شروع کرین۔ مثلاً سب سے پہلے

گورنمنٹ ہوس مین محرم کی مجلس

خاص حضور وائسرائے کے اہتمام سے منعقد ہو اور اسمین تمام شیعہ سنی نمائندے مدعو کئے جائین۔ پھر دیکھو کہ اسکا کیا اثر ہوتا ہے۔

اس مین شک نہین کہ جدید تعلیم یافتہ ہندوستانی اسکو ڈپلومیسی کہکر مضحکہ اڑائینگے یا چند آزاد خیال انگریز اسکی نسبت ہلکی اور چھچھوری بات کا آوازہ کسینگے مگر کروڑون آدمیون پر اسکا وہ اثر پڑیگا جو اور کسی چیز سے ممکن نہین۔

محرم کے بعد ربیع الاول مین حضور والسرائے محفل میلاد

شریف کا بلا داہیجین" اور یہ پاک جلسہ خاص گورنمنٹ ہوس مین ہو۔ اسکے بعد جب رمضان شریف کا زمانہ قریب آئے تو گورنمنٹ کے انتظام سے علما کی مجلس رویت ہلال کے لئے فراہم کی جاے اور چاند کی اطلاع کے لئے توپین چھوڑی جائین اسیطرح عید کے موقع پر ہو۔

اور جب حج کا موقع آئے تو ایک خاص تعداد حاجیون کی سرکاری خرچ سے حج کو بھیجی جائے۔ اور جسوقت حاجیون کا قافلہ روانہ ہو تو خود وائسرائے سر برہنہ ہوکر کچھ دور انکے ساتھ پیدل چلین۔

یہ ہین وہ باتین جنکو کوئی حکام سے نہین کہتا اور انکو ناگفتہ بہ سمجھا جاتا ہے۔ اصل مین جو لوگ حکام تک رسائی رکھتے ہین خود انکے دلون مین انکی اہمیت اور عظمت نہین ہے پھر وہ حکام سے کیا خاک کہین۔

اسی طرح ہندؤن کے ساتھ برتاؤ ہونا چاہیئے۔ اسکے بعد اگر انگریزون کی محبت عالمگیر نہو تو اس کتاب کے لکھنے والے کو پھانسی پر لٹکا دیا جائے۔

یہ ناگفتہ بہ فرض ادا کرنیکے بعد اب

مین موجودہ وقت اور آیندہ زمانہ کی نسبت اپنے بزرگون کے خیالات لکھتا ہون۔ اور خدا کے بندون کو آگاہ کرنا چاہتا ہون کہ قیامت قریب آگئی۔ اب انکو اپنے اعمال درست کرنے چاہئین اور خداتعالی سے لو لگانی چاہیئے۔ اور یہی شیخ سنوسی کے ہر حصہ

کی اشاعت کا مقصد اصلی ہے۔

مالا بد قبل القیامت

جس کا ہونا قیامت سے پہلے ضرور ہے

یہ ایک رسالہ کا نام ہے جو حضرت محی الدین ابن عربی رحمتہ اللہ علیہ سے منسوب ہے اور مصر مین چھپا ہے۔ اس رسالہ مین حضرت شیخ الاکبر نے اپنے مکاشفات کی بنا پر قرب قیامت کے اہم واقعات لکھے ہین۔ جن کا ظاہر ہونا نوشتۂ قدرت کی رو سے لازمی ہے۔

یہان اسکا خلاصہ درج کیا جاتا ہے تاکہ ناظرین موجودہ حالات اور آیندہ زمانہ کے انقلابات کا پتہ چلا سکین۔ مین نہین کہہ سکتا کہ آیا یہ رسالہ واقعی حضرت شیخ الاکبر ہی کی تصنیف ہے یا کسی نے منسوب کر دیا ہے کیونکہ اسکی عبارت حضرت شیخ کی ان تصانیف سے ایک حد تک کچھ اجنبی سی ہے جو دنیا مین رائج ہین

بہرحال جو کچھ بہی ہے مین یہان اسکا کہین کہین سے اقتباس اور خلاصہ لکہتا ہون۔ کیونکہ بیانات کا سلسلہ اسقدر دلچسپ اور موثر ہے کہ اگر حضرت شیخ کی جانب منسوب نہ بہی ہوتا تب بہی ایک پُرلطف چیز تہی۔ فرماتے ہین۔

طبل رزم اور چنگ بزم کے وسط مین قیامت آواز دیگی ٹوٹے ہوئے تاجون کو جوڑ کر اور جڑے ہوئے تختون کو توڑ کر اسکا سر نمودار ہوگا۔ وہ مہیب ہے۔ وہ دلربا ہے

اس سے ہوش گم ہونگے وہ ہوشیار کریگی۔
اسکی زمین تمہارا آسمان ہے۔ اسکا سورج لامکان ہے
تم پوچھتے ہو وہ کب آئیگی۔ وہ پوچھتی ہے تم کب بلاؤگے
تمہارے بلاوے پر اسکے آنے کا انحصار ہے۔ وہ
ہر دروازہ پر موجود ہے۔ دستک دیتی ہے بستر باندھو
کہ اسکے شتربان تم کو لینے آئے ہین اسکا علم کسیکو
نہین ملا۔ مگر جو "کوئی" نہین رہا اسکو خبر معلوم ہے۔
مینے انگور کے دانون مین اسکے پیام دیکھے ہین۔ وہ دمشق
کی نہر دن مین لہرین لے رہی ہے۔ اسکو برگ انجیر کے
سایہ مین چھپا ہوا پاتا ہون۔ وہ آسمان چہارم سے منار
جامع اموی پر اُتر چکی۔
تم تلاش نہ کرد وہ تم کو نملیگی۔ مگر تم اس سے ضرور
ملوگے۔ وہ یوم الساعتہ ہے اسکی پل بھر کی رفتار ہے
قیامت سے آدمی ہی ڈرتے ہین۔ قیامت کو آدمی ہی
چاہتے ہین۔ وہ آدمیون کی خاطر بُود مین آئی ہے۔ آدمیون
کو اسکا انتظار ہے وہ آدمیون کی یاد مین بے قرار ہے۔

قیامت کے دامن

جس دن کو قیامت کہتے ہین وہ لاہوتی برزخ کی نمودکاری
اور جبروتی شان کی نقش ونگاری ہے وہ پیکر ناسوت کے
مجسمہ کے لئے قبائے ہاہوت ہے۔ اس قبا کے دامن ہین
ان دامنون کا طول وعرض ہے۔ جنوب وشمال شرق وغرب ہے

قلم اسی پردہ ناسوت کی نسبت زبان کہول سکتا ہے۔ اور
ان دامنون کے طول وعرض جنوب وغرب پر غور کر سکتا
ہے۔ آگے وہ مقام ہے جہان خود تاجدار افکار ماضی وحال
واستقبال کا قیام ہے۔ کسکی طاقت ہے جو اندر جائے
اور رموز سلطانی کو باہر لائے۔
قیامت کے دامن وہ ایام فتن (فتنہ فساد کے دن) ہین
جنکی خبرین احادیث نبوی صلعم مین دی گئی ہے۔ اور زبان
شریعت مین حسب فہم عوام انکو بتایا گیا ہے۔ انہی دامنون
کے طول وعرض شرق وغرب کی تشریح کسی اور زبان
مین یہان بیان کی جاتی ہے۔
اگر تم مشرقی ہو تو تمہارا غربی حصہ اچھا ہے۔ اگر تم مغربی
ہو تو شرقی سمت کی تعریف ہے۔ تم فاتح ہو تو زخمیون
اور مفتوحون سے حالت بدتر ہے۔ اور محکوم ہو تو حاکم
قابل رشک وحسد بنا ہوا ہے۔ تم اسکا مطلب نہین سمجھے
قیامت کے قریب ایسے دن آئینگے کہ مشرق والے مغرب
کی تعریف کرینگے اور اسکی خوبیون پر فریفتہ ہونگے اور
اور مغربی مشرق کے آوازۂ محاسن پر شیفتہ ہونگے۔ دولتمند
مفلسون کو بہتر جانینگے اور مفلس دولت والون کو نظر
حسرت سے دیکھینگے۔ غرض وہ دن دوسرون کے دیکھنے
اور جلنے کے ہونگے اپنے اندر کی خوشیون اور خوبیون
کو لوگ بہول جائینگے۔ سلہ (حاشیہ دوسرے صفحہ پر ہے)

اُن دونون خوشی شراب کے عوض خریدی جائیگی - اطمینان نیند کی بیہوشی کے سوا کہین دستیاب ہوگا ۵۲ آدمی قدرت کے بیرونی اسرار کی واقفیت مین اہل یونان کو بھی مات کردینگے مگر اندرونی انکشافات سے ان کو بالکل محرومی ہوگی - ۵۳
اس زمانہ مین عورتین مردون کے مراتب عقل وہنر سے بڑھ جائینگی - اور مردونکی مردانگی فقط رسمی رہ جائیگی ۵۴ سونا بے قدر ہوگا - لوہے کی قدردانی بڑھیگی - چاندی کو کوئی نہ پوچھے گا اسکی ہم شکل دہاتین نکل آئینگی اور گھر گھر رواج پائینگی ۵۵

۵۱ مصنف کتاب کا یہ ارشاد آجکل ہو بہو پیش آرہا ہے - امیر غریبون کی زندگی پر رشک کرتے ہین اور غریبون کو امرا کی حالت پر رشک آنا تو قدرتی ہے - خدا نے ہر ہستی آدم کو خوبیان اور راحتین دی ہین اسکو چاہیے کہ بجائے دوسرون کے دیکھنے اور وقت ضائع کرنیکے اپنی خوشیون کو کام مین لائے اور اپنے ہی حال مین مگن رہے حسن نظامی
۵۲ آجکل یہ موجود ہی کہ خلقت پر اسقدر افکار اور پریشانیان مسلط ہین کہ شراب پیکر خوشی و بے فکری حاصل کی جاتی ہے حسن نظامی ۵۳ بے شک علوم وفنون کی ترقی زمانہ سابق سے کئی حصہ زیادہ ہے - برق و دیگر عناصر سے جو جو کام لئے جارہے ہین پہلے وقتون مین انکا سان گمان بہی نہ تھا - مگر اندرونی یعنے ذاتی اور باطنی اصلاح کی طرف کسیکو توجہ ہی نہین پہر اسکی معلومات کیا خاک حاصل ہونگی - اور انکشافات کیونکر ہونگے - حسن نظامی ۵۴ یہ بہی اس زمانہ مین موجود ہے - عورتون کی ترقیان

دمشق کے بازارون مین بہی تم دیکھوگے کہ رات کے وقت سورج سوا نیزہ پر نظر آتا ہے۔ یہ سورج جگہ جگہ ہونگے اور تم کو سہانی روشنی دینگے مگر اسوقت تمہاری بصارت اور بصیرت مین خلل پڑجائے گا۔ ؂۵۶

آخرت کے راستون سے بے پروائی ہوگی اور شہرون کے راستے بہت صاف بنائے جائینگے ؂۵۷

بازارون مین بیٹھکر کہانا فخر سمجہا جائے گا۔ ؂۵۸

م مغرب مین تو درجہ کمال پر پہنچ چکی ہین اور مرد انکے سامنے فقط نام کے مرد رہ گئے ہیں۔ ورنہ مردانگی کے کام عورتون کے حصہ مین آتے جاتے ہین۔ حسن نظامی

؂۵۵ لوہے کی ضرورت اس زمانہ مین ہر کام کے اندر پائی جاتی ہے اور اسکی قدر سونہ سے کئی حصہ زیادہ ہوگئی ہے گلٹ اور نکل کی دہاتین سفید رنگ کی چاندی کے مثل ہین اور چاندی سے زیادہ استعمال مین آتی ہین۔ حسن نظامی

؂۵۶ غالبا بجلی کے ہنڈے مراد ہین جو تقریبا سوا نیزہ کی بلندی پر لگائے جاتے ہین۔ بصارت اور بصیرت مین خلل پڑنے کے یہ معنی ہین کہ انکی تیز روشنی سے بصارت یعنے جسم کی آنکھین کمزور ہوجائینگی اور بصیرت یعنے دل کی آنکھون کو بہی نقصان پہنچیگا۔ حسن نظامی

؂۵۷ سڑکون کی دہوم دہام موجود ہے۔ اور خدا تعالےٰ کے صراط مستقیم سے غفلت ہورہی ہے۔ کیسی صاف خبر ہے۔

؂۵۸ ہوٹل اور قہوہ خانہ یورپ اور ایشیا کے تمام بازارون مین کہل گئے ہین اور خلقت وہین کہاتی پیتی ہے۔

تم کہانا کہانے کے لئے بہی لوہے کے ہاتھ بناؤ گے ف۹
تمہارے دستر خوان سینہ کے پاس چنے جائینگے ف۱۰
کہانا سفید مٹی کے برتنون مین کہایا جائے گا ف۱۱
سونے کے لئے لوہے کے پلنگ بنائے جائینگے - جنکے اوپر
گنبد ہونگے - ف۱۲
تمہاری نیند بڑہ جائیگی - صبح کی نماز پڑہنے والے کم ہوجائینگے ف۱۳
لباس دامن بریدہ پہنا جائیگا - اور اسمین اتنی زیادہ قسمین ہونگی
کہ آج انکا خیال مین آنا دشوار ہے ف۱۴
تمہاری جوتیان زمین کی پشت کو ٹہکرانے والی اور چلنے مین
تمکو مغرور بنانے والی ہونگی ف۱۵
تم جوتیون کے آگے سر جہکاؤ گے - اور عمامون کو پامال کروگے ف۱۶
وہ وقت استادون کی حرمت چہین لیگا - خدا کے نام کے بغیر کتابین
لکہی جائینگی ف۱۷ تمہارا لکہنا بہی لوہے کا محتاج ہوگا ف۱۸
اور تمہاری کتابین بہی لوہے کی دستکاری سے تیار ہونگی ف۱۹

ف۹ چہری کانٹا ف۱۰ میز جو سینہ کے پاس رہتی ہے ف۱۱ چینی ف۱۲ گنبد سے مراد غالباً مسہری ہوگی واللہ اعلم ف۱۳ آجکل عام طور پر لوگ بہت سوتے ہین اور صبح کی نماز قضا کر دیتے ہین ف۱۴ کوٹ پتلون سے مراد ہے - بہت سی قسمون کا شائد یہ مطلب ہو کہ نئے فیشن والے کہانے سونے - ملنے جلنے - رات دن کے علیحدہ علیحدہ لباس رکہتے ہین ف۱۵ بوٹ جنکو پہنکر آدمی مغرور ہوجاتا ہے ف۱۶ جوتیان فرش پر لیجاتے ہین - اور ٹوپیان جوتیون مین ڈال دیتے ہین ف۱۷ استادونکی بے حرمتی ظاہر ہے - کتابین بغیر بسم اللہ کے چہپتی ہین ف۱۸ لوہے کے نب ف۱۹ چہاپہ کی آہنی مشینین۔

ف۱۹ اس زمانہ مین آدمی اپنے خیالات دوسرے ملکون اور شہرون کے باشندون کو لوہے کے ذریعہ سے آن کی آن مین بہجدیا کرینگے ف۲۰ لوہا تمہارا مرکب اور آگ کوڑا اور ہوا لگام ہوگی۔ تمہاری سواریان بے جان ہونگی اور زمین کو قینچی کی مثل کترینگی ف۲۲ تم ہوا کی طرح بادلون مین تیرتے پہروگے ف۲۳ دریاؤن مین تمہاری کشتیان شہرون کی مانند آبا اور رفتار مین ہوا سے باتین کرینگی۔ ف۲۴ خیرات دینے اور لینے نئے نئے ڈہنگ نکل آینگے ف۲۵ نفسی نفسی کی پکار ہوگی کوئی کسی کے نیک و بد سے سروکار نہ رکھیگا ف۲۶ مان باپ کی عزت مثل ایک دوست کے ہوگی ف۲۷ بیویون کو سجدہ کیا جائیگا ف۲۸ مذہب کا نام لیکر حکومت کی جائیگی مگر مذہب کی پابندی نہوگی ف۲۹ غریب اور مفلس امیرون کی برابری چاہینگے ف۳۰ تم سے دس قسم کی زکوۃ لی جائیگی ف۳۱ ۔

ف۱۹ چھاپہ کی آہنی مشین۔

ف۲۰ لوہے کے ذریعہ خیالات اور حالات بھیجنے کا غالباً یہی مطلب ہوگا کہ لوہے کے چھاپہ مین چھپکر اخبار جاتے ہین یا کچھ اور مقصود ہو واللہ اعلم ف۲۱ ریل ف۲۲ موٹر بائسکل۔ ریل ف۲۳ ہوائی جہاز ف۲۴ جہاز جنمین قصبون کی آبادی کے موافق آرام ہوتا ہے ف۲۵ سبکو معلوم ہے کہ آجکل یہ باتین موجود ہین ف۲۶ سبکو پیش آرہا ہے ف۲۷ یورپ مین زیادہ ہے ایشیا مین ہوتا جاتا ہے ف۲۸ بیویون کی تعظیم تکریم تو اب بہی شائد ہی مرا ہو یا سجدہ بہی ہونے لگے گا ف۲۹ یہ آجکل پایا جاتا ہے ف۳۰ یورپ مین چند فرقے ایسے نکلے ہین جو امرا سے مطالبہ کرتے ہین کہ تمکو زیادہ دولت رکہنے کا حق نہین ہے سبکو برابر رہنا چاہیے ف۳۱ دس قسم کی زکوۃ کا شائد یہ مطلب ہو کہ طرح طرح کے ٹیکس لگینگے۔

جب یہ باتین نمودار ہون تو جانو قیامت قریب آگئی۔
اسوقت تم اپنے گھر مین زیادہ رہا کرو۔ میل جول کے
تعلقات کم کردو۔ ورنہ تم کو امن اور اطمینان میسر نہ آئیگا
خدا سے لو لگاؤ۔ نیک کمائی کو کفایت شعاری سے کھاؤ۔

فساد و خون ریزی

یہی وہ وقت ہے جبکہ تلواریں میانون سے تڑپ تڑپ
کر نکلینگی۔ اور آگ کی بارشین ہونگی۔ اس بارش مین
آگ کے بھاری بھاری اولے ہونگے جو آدمیون کا ستیاناس
کردینگے۔ (غالباً توپون کے گولے مراد ہین)
سنو ایک ایسا وقت آنے والا ہے کہ تم شام کے ملک مین
اپنے بچون کو اپنے ہاتون سے ذبح کروگے۔ تمہاری عورتین
ہتیار باندہ کر میدان جنگ مین جائینگی۔ اسدن دنیا کے
ہر باشندہ کو جنگ کا بلاوا آئے گا۔ یہ جنگ دین اور
ملک کے لئے نہوگی۔ بلکہ خدا کا قہر ہوگا جو بندون پر
نازل ہوگا۔
اسدن کسی خون کے قطرہ مین عدل و انصاف کی بو نہوگی
اس روز زمین تمہاری لاشون کو اپنے اندر نہ آنے دیگی
وہ بڑا ہولناک زمانہ ہے تم اسکو پاؤ تو توبہ کے لئے
خدا کے سامنے جھک جاؤ۔ وہی تم کو اس تباہی سے
بچائے گا۔ اسی کے گھر سے تم کو امن اور راحت ملیگی۔
ہر اس مین گھبرا نہ جانا اپنے خالق کا دامن تہامنا۔

ہڈی اور خون کی لڑائی

قیامت سے پہلے ایک وقت ایسا آئیگا کہ قبائل عرب کی سی جہالت ساری دنیا مین پہیل جائیگی۔ نسل اور ہڈی وخون کی بنا پر لڑائیان ہونگی۔ عقلمند چاہینگے کہ یہ بیوقوفی کی ضد قومون سے اُٹھ جائے۔ وہ انکے سامنے مساوات اورانسانیت کے خطبے پڑہینگے مگر انکی کوئی نہین سنیگا کیونکہ خدا نے لکھدیا ہے کہ مین ان قومون کو اس نسلی تعصب کی آگ سے ہلاک کرنا چاہتا ہون۔

تم دیکھوگے کہ ہم قبیلہ قومین غیظ وغضب مین گہرون سے نکلینگی اور ایک دوسرے کا خون پئینگی

یہ آگ دنیا کے شرق وغرب شمال وجنوب چارون طرف پہیل جائیگی۔ اور۔

ڈیڑہ برس تک

جلتی رہیگی۔ بادشاہون کے محل سرنگون ہو جائین گے دولتمندون کے ہان فاقہ کشی ہونے لگیگی۔ عورتون اور بچون کی لاشین جنگلون مین پڑی سڑتی ہونگی۔

اس معرکہ سے پہلے ہی بادشاہون کی بات بہت کم سُنی جائیگی مگر اس جنگ کے بعد تو کوئی شخص بادشاہون کی بات کو نہ مانے گا۔ اور گہر گہر کی علیحدہ حکومت ہو جائیگی۔

اسدن جبکہ دنیا اپنے مرنے والون کا ماتم کررہی ہوگی تم ایک آواز

پہاڑ سے اُترنے والے

لوگونکی سنو گے - یہ تم کو تسلی دینے آئینگے - انکی زبانون پر تعزیت کے الفاظ ہونگے - تم انکی گفتگو مین صداقت اور صلاحیت پاؤ گے۔
اس گروہ کا سردار چوڑے سینہ والا ہے جسکی زبان لکنت کرتی ہے - وہ خدا تعالےٰ کا محبوب بندہ ہے - تم اس سے محبت کرو کہ خدا کی رضامندی اسی مین ہے -
اسکے بعد تم ایک سیاہ دیوار کے پاس جاؤ گے جو ظلم و عدل - امن و فساد - دین و بے دینی کے درمیان خدا کی جانب سے کہڑی ہو گی - تم اس دیوار کا ادب کرنا کہ فرشتے اسکے پاسبان کہڑے ہونگے -
مین افریقہ اور چین کے عابدون سے تمہاری ملاقات کراؤن جو اس دیوار کے نیچے کہڑے ہین - انہی کی خاطر خدا نے دنیا کو تباہی سے بچایا - اب دنیا انہی کے حوالہ کی جائیگی -
وہ تم پر مہربانی کرینگے - وہ تمہارے زخمون پہ مرہم لگائینگے وہ رات کو تمہارے گہرون کا پہرہ دینگے - وہ تمہارے بچون کو سینہ سے لگائینگے - وہ تمہاری عورتون کی عصمت کو خدا کے قانون کی حفاظت مین لائینگے - تم سوؤ کہ جاگنا اب انکا فرض ہے تم بے فکر رہو کہ فکر انکے سپرد کیا گیا ہے -
شام کے ابدال انکے بازو کی قوت ہین - مردان غیب انکے پشت پناہ ہین - انکی منادی دنیا کے ہر گہر مین ہو گی یہی وہ جماعت ہے جو مہدی موعود کے خیر مقدم کو آئی ہے

مہدی انہی کے ذریعہ منشائے ربانی کو پورا کرینگے ایک وقت مقرر تک انکی اور مہدی کی صف آرایان دشمنون کے مقابلہ مین ہونگی۔ اسکے بعد زمین پر امن اور سکون ہوجائیگا۔ اور اسکا ایک مقررہ وقت اور حد ہے۔

پہر انقلاب شروع ہوگا اور اسی انقلاب کے دوران مین قیامت قائم ہوجائیگی۔

حضرت شیخ الاکبر ابن عربی کے نام نامی سے منسوب کتاب کا خلاصہ ختم ہوگیا۔ مینے واقعات جنگ اور انقلابات کی کیفیات مین صرف وہی حصہ یہان لیا ہے جسکی ضرورت تہی اور جو مصلحت موجودہ کے موافق تھا۔ باقی حصہ چہوڑ دیا اس حصہ مین کوئی ایسی بات نہین ہے جسکے لئے مجکو لکہا جائے اور خانگی خطوط مین دریافت کیا جائے۔ کیونکہ اگر وہ باتین عوام کی معلومات کو مفید ہوتین تو مین خود لکہہ دیتا۔ لہذا کوئی صاحب مجکو اسکی نسبت کچھ نہ لکہین مین ایسے خط کا جواب ندونگا۔

تین مخفی اشارے

البتہ مین اس کتاب کی ایک عجیب اور مفید بات اور لکہدینی چاہتا ہون جسکا عنوان تین مخفی اشارے ہے۔

یہ ملابد قبل القیامتہ کے شائع کرنے والے نے کتاب کے آخر مین بطور ضمیمہ کے لگائے ہین اور لکہا ہے کہ اس

کتاب کے ایک قدیمی نسخہ مین یہ ضمیمہ مینے دیکھا تھا اسواسطے
اسکو بہی نقل کئے دیتا ہون گو جس نسخہ سے مینے اسکو
چہاپا ہے اسمین یہ ضمیمہ نہین ہے -

پہلا اشارہ

سات روز کسی لکھے ہوئے حرف کو نہ دیکہو - نماز جماعت
سے پڑہو اور تکبیر اولیٰ فوت نہونے دو - سوتے وقت
ایکسو ایک بار الم نشرح پڑہو - تم کو فتنون کے زمانہ مین
امن نصیب ہوگا اور ایک غیبی طاقت تم کو مشورہ دیا کریگی

دوسرا اشارہ

صبح کی نماز کے بعد ایک تنہائی کے مقام مین کہڑے ہو
اور سات قدم الٹے پاؤں پشت کی جانب چلو - اسوقت
سانس کو روکے رہو - اور بدن کو تنا رکہو - سات
قدم ہو جائین تو کہڑے ہو کر بر رُخ خضر کا تصور کرو -
تصور کے دوران مین سورہ مریم ایک بار پڑہو -
اسکے بعد اپنے کام مین مصروف ہو جاؤ - یہ عمل چالیس
روز کیا جائے - اختتام کے بعد ملاقات خضر میسر ہوگی
مگر یہ عمل اسی زمانہ مین ہو سکتا ہے جبکہ فتنہ فساد کا دور
ہو اور دنیا پر عالمگیر تباہی چہائی ہوئی ہو حضرت خضر
تم کو تمام مشکلات کا حل بتائینگے بشرطیکہ کوئی بات اسرار
قدرت کی خصوصیات مین نہو
اس ملاقات خضر یہ سے تم کو دینی و دنیاوی فائدے پہنچینگے

عمل کے دوران مین چالیس روز تک حتی الوسع بولنا کم چاہیے
سوائے ضروری باتون کے فضول بات نہ کی جائے خصوصاً
پرائے جھگڑے قصون مین تو ہرگز دخل ندینا چاہیئے

تیسرا اشارہ

کسی سفید پرند کو سامنے رکھکر روزانہ سورہ بقرایک بار پڑھنی
چاہئے مادہ پرند مرغ ہو تو بہتر ہے۔ گیارہوین دن اس
مرغ کو ذبح کرکے اور پکاکر کھا لیا جائے۔ اور اسکے خون
سے ایک سفید کاغذ پریاحافظ لکھ کر پاس رکھ لے۔
اسکے بعد پورے بیس دن مسلسل روزے رکھے اور نمک
سے روزہ افطار کرے۔ روزون کے درمیان مین ہر قسم
کی حلال غذا کھانیکی اجازت ہے۔ رات کو دو بجے
بیدار ہو کر صبح کی نماز کے وقت تک یا حافظ زبان سنبھال
سنبھال کر جتنی مرتبہ پڑھ سکے پڑھے۔ اور نماز صبح
کے بعد اپنی ضروریات مین مصروف ہوجائے۔
جب یہ بیس روز کی مدت پوری ہوجائے تو مرغ کے
خون سے لکھے ہوئے تعویذ کو موم جامہ کرکے اور ایک ریشمی
کپڑا مین لپیٹ کر بازو پر باندھ لے۔ اسپر خدانے چاہا تو
کوئی حربہ اثر نہ کرے گا۔ اور نظر بد۔ سحر۔ زہر سے بھی
محفوظ رہے گا۔ اگر خود نہ کرسکے تو کوئی دوسرا شخص
اس کے واسطے اس قسم کا تعویذ بنا سکتا ہے۔
یہ چیز بھی اسی دور پرفتن کے لئے ہے۔ اور اسی زمانہ مین

کارگر ہوسکتی ہے۔ والسلام

میرے نزدیک ان تینون اشارون کی باتین خلائق کے لئے مفید نہین اسلئے لکھدین ۔ مگر مین ان کے صحیح وغیر صحیح موثر وغیر موثر ہونے کا زمہ دار نہین ہون

اب مین اس کتاب ناگفتہ بہ کو ختم کرتا ہون اور آخر مین خدا تعالے سے اسکی رحمت مانگتا ہون جسکی ہم سب گنہگار بندون کو سخت ضرورت ہے۔ اب ہماری نجات اور موجودہ پریشانیون سے رہائی اسکی امداد کے بغیر محال ہے ۔ ربنا افرغ علینا صبرا وثبت اقدامنا آمین ۔

حسن نظامی ۲ محرم الحرام سنہ ۱۳۳۲ھ مقام دہلی

سنہ ۱۳۳۳ ہجری

کو دیکھو اسکی ظاہری شکل کہتی ہے کہ وحدت کے ایک ہندسے نے کثرت کے تینوں ہندسوں کو روک رکھا ہے۔ اور لفظ ہجری کو اُنکی یورش سے بچائے ہوئے کھڑا ہے +

پس اگر تم بھی خدائے تعالیٰ کی وحدت کو اپنے دل میں جگہ دو۔ اور اسکو اچھی طرح جمالو تو دنیا و دین کے تمام تفکرات اور جھگڑوں سے محفوظ ہو جاؤ یاد رکھو اسلام کی بُنیاد توحید ہے۔ جس نے اسکو پختہ کیا۔ اسکی زندگی کی تمام عمارت مستحکم و پائدار رہے گی۔ اور جس نے اسمیں خامی رکھی اُس کے دونوں جہان کی تعمیر سرنگوں ہو جائے گی۔ تم خدا کی ذات و صفات میں کسی غیر کو شریک نہ بناؤ کہ شرک ایسا گناہ ہے۔ جس کا کوئی چارۂ کار نہیں + بزرگوں کے مزارات پر جاؤ۔ مشائخ عظام سے دعائیں کراؤ۔ حکیموں وکیلوں سے اپنے امراض و مقدمات کا علاج پوچھو۔ مگر ہر کام کا بھروسہ خدا تعالےٰ پر رکھو۔ اور ان سب کو ذریعے اور وسیلے مانو۔ جو کام شروع کرو۔ خدا تعالیٰ کے نام کو اور اُسکی مدد کو پہلے ذہن میں لاؤ کہ اسی میں تمہاری بہبودی۔ کامیابی اور نجات ہی ‘‘ والسلام

حسن نظامی